تم نے اندازِ سخن کس سے یہ سیکھا اکمل
کہ ہیں انگشت بدنداں سبھی حیراں ہو کر

قصّہ سلیمان علیہ السلام بلقیس

ہُوا فکر جب نام و تاریخ کا
سلیمان و بلقیس خوش ہو کہا
سنہ ۱۳۱۷ ہجری

جس کو
جناب مولوی قاضی محمد ظہور الدین خان - اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب نے منظوم کیا
حسب فرمائش رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب لاہور

رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کے
مطبع مفید عام سٹیم پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد الٰہیہ

میں نام خدا سے کروں ابتدا / کہ ہو کام میں میرے برکت سدا
خدا نے ہے عالم کو پیدا کیا / وہی پالتا پھر ہے ہستی میں لا
جہاں کو بنایا جو رحمت سے ہے / تو آباد سارا محبت سے ہے
جمال اک طرف ہے ہویدا کیا / اُدھر دوسرے کو ہے شیدا کیا
اگر ایک کو مملکت بخش دی / تو اسکے بنائے ہیں خادم کئی
کوئی منعمِ باطنی کر دیا۔ / نبی کر دیا یا ولی کر دیا +
بنائے ہر اک کے ہزاروں مرید / کہ پائیں محبت سے فیضِ مزید

نعت احمدیہ

مجسم ہوئی رحمت عالمین۔ / خدا کے سرا ہے محمدؐ ابین
بڑھے سب سے احمدؐ ہوا نام ہے / جمالِ آتحا۔ ان میں کیا تام ہے
خدا نے جو الحمد للّٰہ کہا + / محمدؐ کی کر دی ہے اسمیں ثناء
پیمبر جو پہلے سے بھیجے گئے + / سبھی پیش خدمت بنے آپ کے
سلیمان شہنشاہِ جنّ و بشر۔ / کہ تھا حکم میں ان کے سب بحر و بر
محمدؐ کے تھے وہ بھی مدحت سرا / انہیں انکے برکت سے درجہ ملا

درود ان پر اور انکی سب آل پر
ہووے رحم اکمل مرے حال پر

منقبت غوثیہ

مکمل ولی حضرتِ محی دین -
طلب ان کی ہے غنیۃ الطالبین

کمالاتِ انسی ہیں سب سے بڑھے
ولیوں کے سر پر قدم آپ کے

وہ ہیں مظہر قدرتِ کردگار
دکھائیں کرامات ہیں بے شمار

مریدی کا ہے فخر اکمل ہمیں
یہی ہے سبب ہنستے ہیں نازنین

حضورِ معلے کی غنیہ کتاب -
جو دیکھی نظر آیا حالِ عجاب

سلیمان وبلقیس کا قصہ تھا -
جو حضرت نے عبرت کو ہے واں لکھا

دل آیا کہ اس کا بنوں ترجمان
ہووے فائدہ عام کا یہ بیان

آغاز قصہ

سلیمان پیمبر بڑے جاہ کے
جو بیت المقدس سے واپس ہوئے

ہوا وادئے نمل سے جب گذر
پڑی آپ کی چیونٹیوں پر نظر

کہ جنگل میں اپنے پھرا کرتی ہے
کسی سے وہ ہرگز نہیں ڈرتی ہے

حمایت میں اک ملکہ کے ہیں سبھی
رکھے ملکداری میں خبرت بڑی

کہا ملکہ نے دیکھ افواج کو +
رعیت سے اپنی - سبھی چھپ رہو

لتاڑے نہ جائیں کہیں ہم غریب
سلیمان کا لشکر ہے پہنچا قریب

وہاں لشکر شہ کو پیاس آگئی
تو حضرت سے پانی کی درخواست کی

پرندوں میں تھا اور ولی واں کلنگ
بجالاتا احکام کو بے درنگ -

تو اسکو بلایا وہیں آپ نے
کہ ہدہد کہاں ہے ؟ بتا جلد دے !

ہُدہُد کا کام

سنو ناظرین کام ہدہد کا تھا | نشان پانی کا جس جگہ ہوتا تھا۔
وہ چونچ اپنی رکھ کر بتا دیتا تھا۔ | کہ بے شک ہے چشمہ یہاں آب کا
سبھی جن سلیمانؑ کے فرمان سے | وہی جگہ فی الفور تھے کھودتے۔
جو پانی نکلتا تو بھر دیتے تھے | وہ حوض اور مشکیزے اقسام کے
درندے چرندے پری۔ آدمی | پرندے بھی سیراب ہوتے سبھی

گذارش کلنگ

پرندوں کے شاہ نے گذارش یہ کی | کہ ہدہد مرے پاس تھا ایک ہی
نہیں کچھ پتا۔ ہے کہاں وہ گیا | کہ بن پوچھے ہی وہ تو غائب ہوا

خطاب باعتاب

سلیمان غضب میں ہوئے جب سنا | قسم کھا کے فی الفور فرما دیا۔
مرے دل کو آزردہ اسنے کیا۔ | لگاؤ ابھی جلد اس کا پتا۔
جو یہ کام ہدہد سے مخصوص تھا | سزاوار بے شک سزا کا ہوا
میں دونگا اسے اب عذابِ شدید | وہ پر نوچنے کے ہے قابل پلید
مگر ہاں جو لایا وہ روشن دلیل | تو البتہ ایسا نہ ہوگا ذلیل
عنایت سے بخشینگے اس کی خطا | بزرگوں کا پیشہ ہوا ہے سدا
سلیمان کا آگے یہ معمول تھا | پرندوں کو دیتے تھے یونہی سزا
غضب جس پرندے پہ آتا کبھی | تو پر اسکے تھے نوچ دیتے سبھی

ہدہد آگیا

گذرنے نہ پائی تھی مدّت ابھی
پرندوں نے یہ دی خبر برملا-
لگا خوف سے تھرتھرانے غریب
مگر شرط جب ایک اُسنے سنی
حضورِ سلیمانؑ میں حاضر ہُوا
ازاں بعد سجدہ پھر اُسنے کیا-
کہ اے شاہ شاہان و ظلّ آلہ!
سدا آپ زندہ رہیں با مرام-
جہاں پر سدا آپ شاہی کریں
گر بدی زمیں اور اشارہ کیا-
کہ لایا ہوں میں مژدۂ جانفزا-
جہاں آپ بالکل گئے ہی نہیں
کسی کو اگر ہے تو اس نے نہیں
تحیّر میں حضرت ہوئے جب سنا
وفادار ہدہد خبر لایا ہے +
ہوا ملتمس ہدہد خوش خبر
یقیں یہ مژدہ ہے ادر عجیب

کہ آپہنچا اتنے میں ہدہد وہی
شہنشاہ تم پر بہت ہیں خفا
کہ معتوب ٹھیرا ہیں حرمان نصیب
تو حاصل ہوئی اس کو فرحت بڑی
مؤدب ہُوا پہلے جاکر کھڑا
سر اپنا اٹھاکر یہ بولا دعا-
سبھی خلقِ اللہ کے ہو تکیہ گاہ
عطوفت سے ہم آپ کی شادکام
ضعیفوں کی پشت و پناہی کریں
حضورِ پیغمبر میں پھر یوں کہا-
لگایا ہے- ایسی جگہ کا پتا-
کسی کو وہاں کی خبر بھی نہیں
خبر دی- بھلا ہو نہ جائے کہیں
کہا جلدی سے اب مجھے وہ نباء
کہ شہرِ سبا سے وہ ہو یا ہے
بیان کرتا ہوں میں جو آیا نظر
وہ نادر ہے بے شک جو لایا غریب

ملکۂ بلقیس

کہ بلقیس نام ایک زہرہ جبین-
وہ مہ پارہ - دلبر- بہت ہے حسین
وہ غارت گر جان و صبر و شکیب
وہ دختر ہے کافر ابو سرح کی
خدا نے اسے سارا سامان دیا
ہے اقبال ادنے سا اس کا غلام
سپاہ اس کے ماتحت ہے بیشمار
ہے دربار میں تخت اک عالیشان
مرصع وہ لعل و جواہر سے ہے
کہیں اسّی گز عرض میں تخت ہے
غرض میں نے دیکھا جو دیکھا نہ تھا
مگر حیف صد حیف شاہنشہا -
کہ اس ربّ بیچوں کی طاعت میں ہوں
پرستش وہ سورج کی سب کرتے ہیں
ہدایت کے رستے سے ہیں کوسوں دور
عبادت کے لائق ہے وہ کردگار
زبان سے جو بولیں وہ سُن لیتا ہے
وہ مالک جو عرش معظّم کا ہے -

نظیر اسکی صورت کی ملتی نہیں
سراپا ہے خوبی - بڑی ناز نین -
ادائیں ہیں اسکی بہت دلفریب
بلاد یمن میں ہے کرتی شہی -
جہاں میں اسے ہے معزز کیا -
بزرگی کے رکھتی ہے سامان تمام
کہ یاد آتی ہے قدرت کردگار
کہ اونچا ہے وہ تیس گز بے گمان
نہیں خوبصورت کوئی اس سے شے
مبارک ہے وہ جس کا یوں تخت ہے
تحیّر میں دیکھ اس کو آیا بڑا -
نصیب ان کے ہرگز نہیں یہ ہُوا
شب و روز اسکی عبادت میں ہوں
ضلالت کی ہی راہ پر چلتے ہیں
تعجّب کہ مخفی ہے ان سے وہ نور
جو جانے سبھی مخفی و آشکار -
وہ جانے بشر جو چھپا دیتا ہے
ملائک - بشر - ہر مکرّم - کا ہے

خطاب

شہنشہ نے فرمایا جاؤ ذرا +
بتا دو ابھی تم نشان پانی کا

تری باتوں پر غور کرتا ہوں میں	یقیناً وہ سچی ہیں یا جھوٹ ہیں

ہدہد نے پانی پلایا

بتایا جو ہدہد نے پانی کو آ +	دیا ان پیاسوں کو پانی پلا -
دعا دی اسے یہ - بھلا ہو ترا	کہ سیراب ہر فرد لشکر ہوا +

حضرت سلیمان کا فرمان

سلیمان غور و تفکر میں تھے	وہ زہرہ جبیں کے تصور میں تھے
لکھا ایک فرمان بلقیس کو	کیا حکم ہدہد کو حاضر وہ ہوا
لگا مہر نام سلیٰ کی دی -	نشانی یہ تھی امر تاکید کی -
یہ فرمایا ہدہد کو لے جا اسے +	سبا والوں کو جاکے فی الفور دے
وہاں منتظر رہ کہ دیتے ہیں کیا	جواب اس ہمارے طلب نامہ کا
مجھے مطلع کرنا اس سے ضرور	پسند آیا ان کو ہمارا حضور؟
سلیمان پیمبر کے فرمان کا +	سنو! صاحبو جو کہ مضمون تھا

فرمان کا مضمون

یہ فرمان سلیمان داؤد کا +	بنام رئیسان اہل سبا +
خدا نے مجھے کی بزرگی عطا +	سبھی اپنی مخلوق پر برملا
مجھے حاکم بحر و بر ہے کیا -	جلالت کا حشمت کا ساماں دیا
بشر - جن - مرے زیر فرمان کئے	خزانے حکومت کے سب دیدئے
خدا کا خلیفہ زمین پر میں ہوں	تمہیں زیر کرنے سے پھر کیوں نہ رہو

اطاعت ہے لازم ہماری تمہیں — ہمیشہ خودی میں نہ اپنی رہیں
نہیں کسر شان اسمیں تم لوگوں کی — بزرگی ہے اللہ نے ہم کو دی
سراسر سعادت تمہاری ہے اور — بڑی بہتری ہے۔ ذرا کرنا غور
ہو فی الفور حاضر مرے پاس تم — ہدایت کا رستہ نہ کر دینا گم ۔
اطاعت کا جامہ کرو زیب تن — بنالو اطاعت ہی اپنا چلن ٭
اگر قوم جنات سے ہو سبھی — اطاعت سے پہلو نہ کرنا کبھی
وگر نسل آدم سے ہے برتری — ضروری ہے فرمان بجا آوری

ہدہد یہ فرمان لیکر سبا کو جاتا ہے۔

بیان راوی نے یوں ہے آگے کیا — روانہ یہ فرمان لے ہدہد ہؤا
سبا میں وہ جس آن داخل ہوا — قضا کار تھا وقت دوپہر کا
محل میں تھی شہزادی سوئی ہوئی — مقفل تھے دروازے اسکے سبھی
وہاں جانے کا تھا خیال محال — بھلا ایسا کرنے کی کس کو مجال
پرندوں کے دہشت سے جلتے تھے پر — نہیں دیکھتے تھے اٹھا کر نظر
محافظ کھڑے تھے وہاں نوجوان — جنہیں دیکھ ہوش اڑتی تھی بیگمان
بڑے دل چلے اور لشکر شکن ۔ — بہادر تہمتن تھے ۔ شمشیر زن
پہنکر وہ وردی کو یوں تھے کھڑے — کہ ہاتھی ہیں گویا زمین پر ڈٹے
کمانڈر اس کے لشکر کی با اقتدار — جوان مرد کرتے تھے بارہ ۱۲ ہزار
ذرا غور سے کیجئیگا نگاہ ۔ — کہ تھی لاکھ ہر اک کے نیچے سپاہ
علاوہ ازیں ان کی اولاد تھی — نہیں گنتی عورات کی بھی ہوئی
یہ معمول بلقیس ملکہ کا تھا ٭ — طریقہ یہی اس کا دائم بنا

کہ دربار ہر ہفتہ میں ایک بار ۔۔۔ کیا کرتی تھی بیٹھ کر گلعذار
مرصع جواہر سے وہ تخت تھا ۔۔۔ ستونوں پہ سونے کا وہ تھا کھڑا
کہ جس پر عدالت وہ فرماتی تھی ۔۔۔ یوں تنفیذ احکام کر جاتی تھی
نہیں دیکھتا تھا اسے کوئی بھی ۔۔۔ نظر اسکی سب پر مگر پڑتی تھی
کوئی عرض معروض کو آتا گر ۔۔۔ تو سجدے میں پہلے جھکے آن کر
اٹھاتا نہ جب تک کہ فرماتی پھر ۔۔۔ اٹھالو مرے دادخواہ اپنا سر
عنانِ حکومت بڑے ملک کی ۔۔۔ وہی اللہ نے ہاتھ میں اسکے تھی

وہاں جاکے ۔ ہدہد نے دیکھا حال

وہاں جاکے ہدہد نے دیکھا یہ حال ۔۔۔ کہ رستے ہیں بند اور گزرنا محال
پشیمان ششدر لگا ڈھونڈنے ۔۔۔ وہ حضرت کا فرمان کس طرح دے
خدا نے جو تائید کی غیب سے ۔۔۔ جھروکا اچانک گیا مل اسے
گیا وہ بجا لاتا شکر خدا ۔۔۔ وہ اس طرح خلوت میں داخل ہوا
عجب سین دیکھا پہنچکر وہاں ۔۔۔ کہ ہے خواب نوشین میں شہزادی یاں
پلنگ پر ہے لیٹی عجب ناز سے ۔۔۔ ادائیں ہیں قاتل اک انداز سے
مگر اس طرح ہے وہ سوئی ہوئی ۔۔۔ کہ ہے ایک چادر ہی اوڑھی ہوئی
یہ عادت تھی دربار سے گلعذار ۔۔۔ جو آتی لباس اپنا دیتی اتار
جگانا خلاف ادب سمجھا جب ۔۔۔ لگی سوچنے ملکہ اٹھتی ہے کب
رکھا تخت پر نامہ خود بیٹھی جا ۔۔۔ دریچہ میں ۔ کچھ انتظار کیا
بہت دیر سے سوئی تھی ملکہ ۔۔۔ نہ جاگی مگر خواب سے مطلقاً
تو ناچار ہدہد نے ٹھکرا اسے ۔۔۔ جگایا ذرا چونچ کی نوک سے

ملکہ طیش میں

اٹھی پا یا نامہ تو فوراً کہا - تحیر ہے کس طرح ہم کو ملا +

غضب ناک ہوکر وہ باہر گئی
محافظ بلائے - ہوں حاضر سبھی

جو حاضر ہوئے پوچھا ان سے یہی
کہ ہم تک ہے کس کی رسائی ہوئی

محافظ غریبوں نے یہ عرض کی -
مقفّل ہیں دروازے ویسے سبھی

تو پھر کس طرح کوئی آ سکتا ہے
ستم ایسا پھر کون ڈھا سکتا ہے

ہوئی ملکہ جب مطمئن بات سے
تو نامہ کو کھولا وہیں ہاتھ سے

پڑھا اس نے کس کو ہے لکھا گیا
اور اس خط کے کاتب کا کیا ہے پتا

بلایا بزرگانِ اقوام کو

بلایا بزرگان اقوام کو + - جو آئے کہا غور سے تم سنو

ہمیں آج فرمان ہے اک ملا -
سلیمان پیمبر نے مرسل کیا -

یہ مختوم نامہ ہے اچھا لکھا +
کہ بسم اللہ سے اسکی ہے ابتداء

یہ مضمون فرمان ہے سن لیجئے
کہ طاعت کی مہریں لگا دیجئے -

اطاعت سے آؤ مرے پاس تم
ہدایت کا رستہ نہ کر دینا گم -

کرو سرکشی یہ مناسب نہیں
تمہارے یہ ہرگز مراتب نہیں

بزرگان قوم اب بتاؤ مجھے

بزرگان قوم اب بتاؤ مجھے -
مناسب جو ہے وہ جتاؤ مجھے -

یہی میرا معمول دائم رہا -
کہ لیتی تھی ہر کام میں مشورا

میں جانونگی ہر کام کو ہی حرام	نہ جب تک کہ پورا یہ ہولے مرام

مؤدب بزرگون نے یہ عرض کی

مودب بزرگوں نے یوں عرض کی	ہمیشہ رہے بہتری شاہنشہی -
بسالت - شجاعت میں ہم سا کوئی	سماحت میں عزت میں ہم سا کوئی
مقابل میں آئے اگر ہے کوئی +	نظر میں نہیں لاتے ہم شئے کوئی
عدو کی بھلا کس طرح ہو مجال -	وہ پائے ظفر ہے خیالِ محال
اطاعت کے کرنے کو حاضر ہیں ہم	ابھی لڑنے مرنے کو حاضر ہیں ہم
ہماری ہو سردار اور پیشواء	بتا دیجئے ہم کو اپنی بھی رلے
بجا لاوینگے آپ کا حکم ہم +	نہیں ہوگا اک ذرہ بھی بیش و کم

مدبّر ہو دانا بڑی بے نظیر -
نہیں کچھ ضرورہی صلاح وزیر

بزرگون سے جس دم ملا یہ جواب

بزرگوں سے جس دم ملا یہ جواب	تو ملکہ نے ان کو کیا یہ خطاب
ہوں داخل کسی ملک میں جب کے شاہ	بنا دیتے ہیں اس کو ویران گاہ
جو اس ملک میں ہوں معزز جلیل	وہ کرتے ہیں سب کو خراب اور ذلیل
مظفر ہوں جب بادشاہ ملک پر	اسے کرتے ویران ہیں لوٹ کر -
وہ کرتے ہیں قیدان کی اولاد کو	نہیں رحم کرتے ستم کیا ہو
مرے دل کی خواہش ہے یہ اسلئے	تحائف سلیمان کو بھیج کے -
میں ہوں آزماتی کہ عاقل ہیں وہ	امور شہی میں تو کامل ہیں وہ

ہمارے جو قاصد وہاں جاتے ہیں — خبر کیا سا بیں وہ لے آتے ہیں

جو ہدیہ روانہ کیا ملکہ نے تو

جو ہدیہ روانہ کیا ملکہ نے — سنو غور سے تھا وہ اس طرح سے
انہیں بھیجے ایسے تھے بارہ غلام — کہ گویا وہ تھیں عورتیں ہی تمام
علامات انکی تھیں عورات سی — انہیں کی طرح نرم آواز تھی
ملائم تھے اعضا و مہ رو لگی — نکالے ہوئے مانگ چوٹی سبھی
وہ پہنے تھے پوشاک عورات کی — یہ فہمایش ان کو تھی ملکہ نے کی
کہ دنیا پڑے جب جواب سوال — تو بولو جوں عورات رکھنا خیال
اودھر اس کے برعکس تھیں لونڈیاں — کہ دھوکہ میں لاتی تھیں وہ بیگماں
وہ مردوں سی آواز بولیں سبھی — انہیں کی طرح ان کے اعضا قوی
لباس ان کو مردوں سا پہنا دیا — یہ اچھی طرح ان کو سمجھا دیا
سلیمان تم سے ہوں جب ہمکلام — جواب ان کو دیں بے محابا تمام
طبق مشک و عنبر سے جو تھے بھرے — غلاموں کے ہاتھوں میں وہ دیدے
دو خرمہرے بھیجے کہ ایک انمیں تھا — بڑے پیچ در پیچ سوراخ کا
مگر دوسری میں نہ سوراخ تھا — پیالہ بھی خالی روانہ کیا
تحائف دیئے ایک عورت کو سب — یہ سمجھایا اسکو کہ تم پہنچو جب
تو برتاؤ جیسا سلیمان کریں — تحائف کی جس طرح وہ داد دیں
پیمبر کریں جو جو تم سے کلام — اسے بھولنا مت ہو از بر تمام
تو با ادب وہاں رہنا تم نے کھڑا — اجازت نہ جب تک ہو مت بیٹھنا
خلاف ادب بات نہ ہونے پائے — اور انگشت دھرنے کا موقع نہ آئے

سلیمان ہوں جابر تو تم کو کبھی — اجازت نہ دینگے وہ آرام کی ۔
اگر ایسے ہونگے تو دیکر انہیں — زر و مال بھی ہم تو راضی کریں
اگر بیٹھ جانے کو فرمایا تو + — سمجھ لینگے فی الفور ہے ایسی خو
کہ دانا بھی ہیں اور ہیں بردبار — بنا لینگے ہم پھر انہیں دوستدار
یہ کوڑی جو بھیجی ہے سوراخ دار — پروئیں وہ دھاگا نہ ہو کوئی یار
ملفف اس دوسری کو سوال و ہے کے — وہ سوراخ کردیں یہی چاہیئے
جو بھیجا پیالا ہے اس کو ذرا ۔ — وہ کف دار پانی سے بھر دیں بھلا
مگر پانی ایسا ہمیں چاہیئے ۔ — کہ ارض و سما سے نہ وہ لائے
سوالات علمی بہت سے لکھے — کہ دانا سمجھنے سے انکے رہے ۔
یہ پیغام دے وہ روانہ گئے ۔ — حضور سلیمان میں حاضر ہوئے

حضور سلیمان میں حاضر ہوئے

کیا پیش ہدیہ سلیمان کے — متوجہ نبی تھے جو رحمان کے ۔
نظر تک اٹھائی نہ اس ہدیہ تک — نہ جنبش ہی فرمائی اس ہدیہ تک
نہ بشرے سے نفرت کو ظاہر کیا ۔ — خوشی کو بھی بالکل نہ آنے دیا
ہوئے سب تحیر میں وہ ایلچی — خبر ان کو مطلق نہ اسکی لگی +
کہ راضی تحائف سے حضرت ہوئے — تنفر کیا یا انہیں دیکھ کے ۔
اشارہ قبولی نہ انکار کا + — انہیں کچھ بھی بالکل نہ ظاہر ہوا
اٹھایا سر دوران کو فرما دیا ۔ — زمیں کا ہے مالک وہی اک خدا
جو چاہو تو بیٹھو تم آرام سے ۔ — جو چاہو رہو پھر گھڑے کے گھڑے
ہماری طرف سے اجازت ہوئی — کرو وہ ہے جس میں تمہاری خوشی

بڑھی آگے عورت جو تھی پیشوا

بڑھی آگے عورت جو تھی پیشوا
کہ بلقیس نے ہم کو تحفے دیئے -
یہ بارہ غلام اور یہ لونڈیاں +
مذکر - مونث الگ کیجئے -
خرد آز ماکوڑیاں پیش کیں -

ہماری یہ ہے عرض شاہنشاہا
جو ہیں پیش ما بندگاں نے کئے
تمیز انہیں کردیجئے عالی شان
کسی سے نہ ہرگز مدد لیجئے -
جو شرطیں تھیں ساری سنا انکو دیں

سلیمان نے فوراً بلائے سبھی

سلیمان نے فوراً بلائے سبھی
وہ کوڑی ہیں تاگا پروئے ابھی
ادب سے کہا بول اک کیڑے نے
کرونگا سر انجام اس کام کو -
سلیمان نے کی عرض اسکی قبول
وہ دائیں طرف سے جو داخل ہوا
ہوئی پیش جب دوسری کوڑی بھی
یہ خدمت تو میں ہی بجا لاتا ہوں -
مقرر مری روزی لکڑی میں ہو
سلیمان نے فرمایا اچھا جو تھی -
ازاں بعد حضرت یوں گویا ہوئے
لو اب عربی گھوڑے ہوں حاضر سبھی

انہیں پوچھا تم سے ہے ایسا کوئی
جسے دیکھ کر دنگ ہو دیں سبھی
جو ہے سرخ اور قصفصے میں ہے
مگر قفقفصے میں مری روزی ہو
کیا کوڑی میں تاگا لیکر دخول
خروج اُسنے بائیں طرف سے کیا
سفید ایک کیڑے نے یہ عرض کی
مگر شرط یہ ہے - جو بتلاتا ہوں -
اجازت نہ ہو یہ کسی اور کو +
دئیں اسنے بر آمسی سوراخ کی
کہ اللہ نے یہ کام پورے کئے -
وہ آئے تو فرمایا دوڑیں ابھی -

سواران چابک چڑھیں گھوڑوں پر
گئے تھک وہ جب دوڑتے دوڑتے
تو اس خالی پیالے کو بھروا دیا ۔
کہا ایلچی کو یہ وہ پانی ہے ۔
سرانجام جب کام یہ ہو گیا ۔
غلاموں نے پانی جو حاضر کیا ۔
جو تھیں عورتیں انہوں نے یوں کیا
سلیمان نے پہچان فوراً لیا ۔
لیا ہاتھ دائیں میں لوٹا جو تھے ۔
مسائل پر پھر غور کرنے لگے ۔
سلیمان نے واپس وہ ہدیے گئے

دوڑائیں انہیں خوب ہی زور کر
عرق اپنے میں غرق وہ ہوگئے
اہم کام کر کے بھی دکھلا دیا ۔
زمیں سے نہیں اور نہ بارانی ہے
تو پانی کو لانے کا فرمان کیا
تو دھلوانے کو ہاتھ ان کے کہا
کہ لوٹا پکڑ ہاتھ بائیں لیا ۔
اور ان لونڈیوں کو الگ کر دیا ۔
غلام اصل ہیں گو تھے لونڈی بنے
بنا کر جواب ان کے انہیں دیے
یہ پیغام اس ایلچی کو دے ۔

یہ پیغام اس ایلچی کو دے

مدد مال سے چاہتے ہو کریں ۔
خدا نے جو پیمبری مجھ کو دی ۔
مجھے حاکم بحر و بر ہے کیا ۔۔
تحائف سے بہتر کئی درجہ ہے
یہ فرمان لے جاو میرا ابھی ۔
ادھر ایک ملکہ کو نامہ لکھا ۔

جیسے ہم نہ زنہار دل میں دھریں
تو گویا عطا کل پہ کی برتری ۔
ضرورت کا ہر ایک سامان دیا
سمجھتا نہیں میں اسے کوئی شے
چلے جاؤ واپس سبا کو سبھی
جو ہدہد کے ہاتھوں روانہ کیا

یہ مضمون اسمیں تھا سن لیجئے

یہ مضمون اسمیں تھا سن لیجئے
پیمبر کی مت سرکشی کیجئے

وگرنہ میں جرار لشکر کو لے — اڑادوں گا دھڑے سبا والوں کے
مقابلہ میں آؤ تمہاری مجال — ہے بے شبہ یہ اک خیالِ محال
نہیں آسکوگے مقابل میں تم — سبھی مال و اسباب کر دوگے گم
بدر شہر سے تم کو کر دینگے ہم — کرینگی ذلیل اور دلائینگی غم
گر بادشاہی پہ غرہ ہے آج — بھروسہ ہے پشت و پناہی پہ آج
تو کل ایسے ہو جاؤگے تم تباہ — نہ پاؤگے کوئی بھی اپنی پناہ
ہے بہتر یہی بس تمہارے لئے — ہماری ہر اک تم سے طاعت کرے
نصیحت ہماری سنو اغور سے — نہیں تو کبھی اس سے پچتاؤگے

یونہی نامہ بلقیس نے یہ پڑھا

یونہی نامہ بلقیس نے یہ پڑھا — ادھر قاصدوں کا پہنچنا ہوا
انہوں نے بیان سب کیا ماجرا — جو حضرت نے فرمایا وہ بھی کہا
تو بلقیس پر خوف طاری ہوا — کہ کس سے میں کرنے لگی سامنا
خدا کا پیمبر یہ سچ مچ نہ ہو — مخالف بتاتی ہوں کیوں ایسے کو

بلائے اُسی دم بزرگان قوم

بلائے اسی دم بزرگان قوم — کہا تم تو سوتے ہو غفلت کی نوم
سلیمان کی میں تو متبع ہو گئی — خدا کے پیمبر کی لونڈی ہوئی
بتاؤ تمہاری صلاح کیا ہے اب — انہوں نے کہا تیرے تابع ہیں سب

سنا جونہی بلقیس نے یہ جواب

سنا جونہی بلقیس نے یہ جواب — کیا پاسبانوں کو اپنے خطاب

میرے تخت کے تم محافظ بنو
کسی جائے محفوظ میں پھر رکھو

مبادا کہیں ہو نہ جائے یہ گم
عقوبت پھر پکڑے جاؤ نہ تم

یہ فرما کے ملکہ روانہ ہوئے

یہ فرما کے ملکہ روانہ ہوئے
روانہ بڑی عاشقانہ ہوئی

ادھر آ کے ہدہد نے مژدہ دیا
سلیمان کو آتے ہیں اہل سبا

تو حضرت سلیمان ہوئے پر سرور
کہ بلقیس آتی ہے انکے حضور

اکٹھے کئے سب وزیر و امیر
یہ فرمایا کوئی ہو برنا کہ پیر

کہ بلقیس کا تخت لائے یہاں
مگر اس سے پہلے کہ آئے یہاں

کریگی جو اسلام آ کر قبول
اور ایمان کی دولت اسے ہو حصول

تو پھر تخت لانے کا کچھ فائدہ
نہیں میری دانست میں مطلقاً

قوی ہیکل اک جن کھڑا ہو گیا

قوی ہیکل اک جن کھڑا ہو گیا
کہ نام اس جوانمرد کا عمر تھا

کہا مجھ کو طاقت ہے لاؤں اسے
ابھی آپ اٹھیں نہ دربار سے

امانت میں ہو نہ خیانت کبھی
جواہر سے چھوڑوں نہ میں ایک بھی

بہا ننگ نظر میری کرتی ہے کام
وہ ہے فاصلہ اک قدم کا تمام

سلیمان بولے ہمیں چاہیئے
جو اس سے بھی پہلے سے لا دے

اٹھا اک جوان آصف برخیا
کہ وہ اسم اعظم کا تھا جانتا

مؤدب کھڑے ہو کے یہ عرض کی
کہ طاقت ہے مجھکو اسے لانے کی

خدا کی عنایت سے لا سکتا ہوں
میں اک پل میں لے کے آ سکتا ہوں

سلیمان نے فرمایا اچھا کرو

سلیمان نے فرمایا اچھا کرو -
جسے طاقت ہے اس بات کرنے کی
کہ میں ہوں شہنشاہ جن و بشر

مگر اس سے ہم کو فضیحت نہ ہو
تو کر دو - وگرنہ ہے چپ ہی بھلی
نہ جاتی رہے میری عزت مگر

یکایک وہ تخت آگیا سامنے

وضو کر کے آصف کھڑا ہو گیا
یکایک وہ تخت آگیا سامنے
نگہ جن حسد سے یہ بولے سبھی -
کہا آصف برخیا نے جناب !

گیا سجدے میں اسم اعظم پڑھا
پیمبر ہوئے خوش بڑے دیکھ کے
کہ طاقت نہیں ملکہ کو لانے کی
کہ اس کو بھی لے آتا ہوں میں شتاب

جنات کے منصوبے

سنا قوم جنات نے جب یہ تھا
اب اک آن میں خود بھی آجائیگی
نکاح میں نہ لے آئیں اس کو کہیں
ہوا فکر تھا ان کو اس واسطے

کہ بلقیس کا تخت ہے آچکا
سلیمان کو جب وہ بہا جائیگی
بتا دے وہ حالات سارے وہیں
کہ ماں اس کی نفی قوم جنات سے

حضور سلیمان ہیں سب وہ گئے

حضور سلیمان ہیں وہ سب گئے -
کہ بلقیس نادان و بے عقل ہے -

وہاں ملتمس عجز سے یوں ہوئے
سنا ہے بہت وہ تو بدشکل ہے

غرض ہر طرح سے وہ پر عیب ہے　　تعلق میں نقصان لاریب ہے

دیا حکم حضرت نے تیار ہو

دیا حکم حضرت نے تیار ہو　　محل ایک جسمیں بہ اسرار ہو۔
کہ دیوان خانے کے آگے ہو صاف　　مکان ایک شیشے کا جو ہو شفاف
وہ معلوم ہو جیسے آب رواں۔　　پڑی تیرتی اسمیں ہوں مچھلیاں
عمیق ایک چشمہ دکھائی وہ دے　　اسے دیکھ دھوکے میں ہر اک پڑے
وہ تیار فوراً کرایا گیا۔۔۔　　سلیماں نے جیسے کہ فرمایا تھا۔
ضرورت یہ تھی ایسا بنوانے کی　　کہ ہو آزمائش ذرا ملکہ کی۔
خردمند ہے یا کہ ہے بے تمیز　　وہ پہچان سکتی ہے اپنی بھی چیز
اسی واسطے اس کا جو تخت تھا　　ذرا نقشہ اس کا بھی پلٹا دیا
جو دیکھا کہ آراستہ ہے مکان　　بچانے کو فرمایا واں کرسیاں
قرینے سے جب بچھ گئی کرسیاں　　تو اجلاس حضرت نے فرمایا واں
سلیمان کا آگے یہ معمول تھا　　کہ جب سیر کو ان کا دل چاہتا۔
ہوا کو وہ فرمان دیتے جو تھی۔　　اٹھا کر وہ جلسہ کو لے جاتی تھی
وہ ہو جاتے جب سیر اس سیر سے　　ٹھہرنے کا حکم اس کو فرماتے تھے

اتر آئی شیشے میں دیکھو پری

ادھر آصف برخیا نے پڑھا۔　　وہی اسم اعظم جو آگے پڑھا
کہ ناگاہ بلقیس بھی آ گئی +　　مراد سلیمان بر آ گئی +
اتر آئی شیشے میں دیکھو پری　　صدا ہر طرف واہ واکی ہوئی

سلیمان نے سجدہ فوراً کیا -
ازاں بعد فرمایا سر کو اٹھا ؛

یہ فرمایا حضرت نے سر کو اٹھا

یہ عاجز پہ ہے رحمت کردگار
میں کفران نعمت ہی کرتا ہوں یا
بجا لاؤں شکر اسپہ احسان نہیں
میرا فائدہ اسمیں ہے بے حساب

اگر نا اُنہ مانے وہ پروردگار
بجا لاتا ہوں شکر حمد خدا
نہ لاؤں اگر اس کا نقصان نہیں
وہ خالق نہیں ہے سریع العذاب

ہوا حکم بلقیس کو آؤ یہاں

ہوا حکم بلقیس کو آؤ یہاں -
سمجھ کر یہ بلقیس اس فرش کو
ارادہ ڈبونے کا شائد کیا
اٹھا پائنچے اپنے دونوں لئے
اسی وقت دیکھا پیمبر نے بھی
نزاکت پہ اسکی وہ شیدا ہوئے
کدورت جو تھی دل میں جاتی رہی

سلیمان کی کرسی بچھی ہے جہاں
کہے دل میں یارب یہ چشمہ نہ ہو
مگر سمجھا قسمت کا لکھا ہوا
گذرنے میں بھیگیں نہ اس پانی سے
گویا کوند آنکھوں میں بجلی گئی ؛
محاسن جو اس کے ہویدا ہوئے
وہاں آئینہ سان صفائی ہوئی

کہا لوگوں نے ملکہ بلقیس کو

کہا لوگوں نے ملکہ بلقیس کو -
تیرے بانکپن پر ترا سادہ پن
یہ ہے فرش آئینہ پانی نہیں
صفا شل رخسارہ خوب ہے -

تحیر میں دیکھ اس کو ہرگز نہ ہو
غضب ڈالتا ہے غضب نور تن
کدورت ذرا دل میں لانی نہیں
جو ہر ایک انسان کو مرغوب ہے

یہ بلقیس سنتے ہی آگے بڑھی

یہ بلقیس سنتے ہی آگے بڑھی
حضور سلیمان میں حاضر ہوئی -

بجا لائی آداب یہ عرض کی ٭ مسلمان میں صدق دل سے ہوئی
طلب معذرت کرتی حضرت سے ہوں ٭ ڈبا دینگے پانی میں سمجھی تھی یوں
ہیں ممنون و مشکور رہوں آپ کی ٭ خلاصی ہلاکت سے اور ورطے سے ملی
میں تھی بحر عصیاں میں ڈوبی ہوئی ٭ اعانت خدا کی عنایت سے ہوئی
عبادت میں دائم رہونگی جناب ٭ قیامت میں مجھ کو نہ ہووے عذاب
پیمبر کی بے شبہ لونڈی بنی ٭ ہدایت کی راہ جس سے حاصل ہوئی
سلیمان نے جونہی یہ سب کچھ سنا ٭ نکاح باندھ فی الفور اس نے لیا
ہوئی ہر طرف سے صدا واہ واہ ٭ مبارک مبارک اے ظل آلہ
ازاں بعد دانا اکٹھے گئے ٭ یہ فرمایا ان کو جو حاضر ہوئے
بنا دو ہمیں ایسا نورہ ضرور ٭ کہ ساقین کے بال ہو جائیں دور
بنا کے حکیموں نے حاضر کیا ٭ سلیمان نے جس کا فرمان دیا
مسرت ہوئی اس سے صحبت جو کی ٭ تو داؤد نام ایک لڑکا جنی
مگر حیف صد حیف وہ مر گیا ٭ سلیمان پیمبر ابھی زندہ تھا
رہی اک مہینہ چلی پھر گئی ٭ بلاد یمن میں کرے تا شہی
سلیمان تشریف لیجاتے تھے ٭ مہینے میں اک بار ہو آتے تھے
روایت ہے یہ ایک وہ مر گئی ٭ بیاہ میں بہت دن نہ گذرے ابھی

خاتمہ

یہ قصہ سلیمان و بلقیس کا ٭ سبق اسمیں ہے علم تقدیس کا
سلیمان سے روح رکھو مراد ٭ جو ہے دین و دنیا کی شاہی میں شاد

تحائف جو بلقیس نے بھیجے تھے ‌ ‌ عجائب ہیں دنیائے غدارہ کے
قبول ان کو کرتا نہیں روح پاک ‌ ‌ وہ ہے جانتا ان کو کمتر ز خاک
مقامات علیا میں شیشہ محل ‌ ‌ تجلی کرے جنمیں حق عزّ و جل
ولی خدا آصف برخیا ‌ ‌ یہاں پر اسے روح قدسی بنا
یہ ہے قصے کا حصہ اے میری جان ‌ ‌ بتایا ہے اکمل نے رازِ نہان۔
میرے قبلہ گاہ نے یہ سمجھایا ہے ‌ ‌ جسے میں نے شعروں میں بتلایا ہے
تصوف میں کامل مفیض الانام ‌ ‌ بلاشک محمد کے دین کے امام

(یعنی جناب مولوی محمد امام الدین صاحب مفیض)

ہوں قاضی محمد کے دین کا ظہور ‌ ‌ تخلص ہے اکمل سے ہوں باسرور

(یعنی محمد ظہور الدین خان اکمل)

مقام اپنا گو پیگے بستی کہیں ‌ ‌ کہ آباد ہے ضلع گجرات میں
خداوند محفوظ رکھے اسے ‌ ‌ زمانہ کی ہر گونہ آفات سے
ہوا فکر جب نام و تاریخ کا ‌ ‌ سلیمان و بلقیس خوش ہو کہا

سنہ ۱۳۱۷ھ

شکریہ

ہر دم اب ہیں شکریہ اس کا ادا ‌ ‌ کہ یہ قصہ منظومہ مجھ سے بنا
مطالعہ سے اسکی جو لیں فائدہ ‌ ‌ کریں حق میں میرے دعا باصفا
کہ دنیا و دین میں ملے عافیت ‌ ‌ کرے حق تعالی بھلی عافیت

تاریخ تصنیف از میاں محمد نور الدین اجمل برادر مصنف قصہ